بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ✦ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

فون ۴۴۹

جلد ۳۸/۷۳ | منگل ۴ صفر المظفر ۱۴۰۵ھ ✦ ۳۰ اخاء ۱۳۶۳ ہش ✦ ۳۰ اکتوبر ۱۹۸۴ء | نمبر ۲۴۷

اخبارِ احمدیہ

۔ ۲۹ اکتوبر ربوہ ۔ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدّ ظلہا العالی ان دنوں لاہور میں مقیم ہیں۔ علاج جاری ہے۔ احباب جماعت حضرت سیدہ ممدوحہ کیلئے بالالتزام دعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ صاحبہ کو صحت کاملہ و عاجلہ سے نوازے اور برکتوں سے معمور طویل عمر عطا فرمائے۔ آمین!

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میرا ربّ میری ضرورت کے وقت میری پناہ ہے

اُس کی رحمت میرے لیے کافی ہے۔ اور اُسی کے لیے میری زندگی اور موت ہے

وہ مجھے باعزت کرتا ہے اعلیٰ مراتب کی بشارتیں دیتا ہے اور مجھے اپنے قریب کرتا ہے:

"پس اللہ نے میری دعا اور عاجزی اور التجا سُن لی اور مجھے اپنی طرف سے فتوحات اور اپنے لشکر کی تائیدات سے بشارت دی اور کہا کہ تو کوئی خوف نہ کر۔ مَیں تیرے ساتھ ہوں اور تیرے چلنے کے ساتھ چلنے والا ہوں۔ تو مجھے ایسا پیارا ہے کہ اس کو لوگ نہیں جان سکتے۔ مَیں نے تجھے پایا جو پایا..... ..... مَیں اُس کو مدد دوں گا جو تیری مدد کا ارادہ کرے۔ تو مجھ سے ہے اور تیرا بھید میرا بھید ہے اور تو میری مُراد ہے اور میرے ساتھ ہے۔ تو میری درگاہ میں وجیہہ ہے۔ مَیں نے تجھے اپنے لئے چُن لیا ہے۔ یہ ہے جو میرے ربّ نے مجھے بشارت دی۔ جو میری ضرورت کے وقت میری پناہ ہے اور خدا کی قسم اگر تمام جہان کے بادشاہ میرے ماتحت ہو جاتے اور سب عالم کے خزانے مجھے دے دیئے جاتے تو مجھے وہ لذّت نہ آتی جو اس سے آئی۔ اے میرے ربّ مَیں تیری نعمتوں سے بھر گیا ہوں۔ اور تیری نعماء کے سمندروں سے پلایا گیا ہوں۔ اے میرے ربّ میرے شکر کو آسمان کے کناروں تک پہنچا اور آ اور میرے دل میں تمام روشنی کے ساتھ داخل ہو جا۔ مَیں نے تجھے اور تیرے رسولؐ کو تیرے غیر پر چُن لیا ہے۔ اور مَیں اپنے نفس سے باہر آ گیا ہوں اور مَیں تیری رضا میں راغب ہو کر آیا ہوں۔"

(ترجمہ از عربی۔ روحانی خزائن جلد پنجم ص۱۱)

"وہ میرا ربّ ہے۔ اور اُس کی رحمت میرے لئے کافی ہے۔ اور اُسی کے لئے میری زندگی اور میری موت اور میری تجہیز اور میری تکفین ہے۔ وہ میرا محبوب ہے بہت بخشش والا۔ وہ میرے پاس آتا ہے اور مجھے شراب کے پیالے پلاتا ہے۔ اُس کا ذکر ایک ایسی شراب ہے جو غموں کو دُور کر دیتی ہے اور اُس کی محبّت ایک ایسی چیز ہے جس نے نیکوں کو اپنے قبضہ میں کر لیا ہے ہم اس چیز سے ہرگز علیحدہ نہیں ہونگے جس کا وصل اُس کے لئے اختیار کیا اگرچہ ہم تلواروں اور نیزوں سے ٹکڑے ٹکڑے کئے جائیں..... .... وہ مجھے باعزت کرتا ہے اور مجھے اعلیٰ مراتب کی بشارتیں دیتا ہے اور مجھے اپنے قریب کرتا ہے۔"

(ترجمہ از عربی۔ روحانی خزائن جلد پنجم ص۱۷)

۔ مکرم ملک رشید احمد صاحب دل کے اپریشن کے لیے لنڈن روانہ ہوئے ہیں۔ ان کا اپریشن ۱۲ نومبر کو ہوگا۔ ڈاکٹر ولیم برانٹ اوپن ہارٹ سرجری کریں گے۔ احباب سے خصوصی دعا کی درخواست ہے۔ (مرزا فرید احمد۔ ربوہ)

سچ اور بالکل سچ:

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

"بخدا یہ سچ اور بالکل سچ ہے اور قسم ہے مجھے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ درحقیقت مجھ میں کوئی علمی اور عملی خوبی یا ذہانت اور دانشمندی کی لیاقت نہیں اور مَیں کچھ بھی نہیں۔ ایک غیب میں ہاتھ ہے جو مجھے تھام رہا ہے اور ایک پوشیدہ روشنی ہے جو مجھے منوّر کر رہی ہے۔ اور ایک آسمانی روح ہے جو مجھے طاقت دے رہی ہے پس جس نے نفرت کرنا ہے کرے..... بخدا میری نظر ایک ہی پر ہے، جو میرے ساتھ ہے اور غیر اللہ ایک مری ہوئی کیڑی کے برابر بھی میری نظر میں نہیں۔"

(ازالہ اوہام۔ آخری صفحات)

مُردوں کو زندہ کرنے والا

آبِ حیات

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

"مُردوں کے زندہ ہونے کے لئے بہت سا آبِ حیات خدا تعالیٰ نے اس عاجز کو بھی دیا ہے۔ بے شک جو شخص اس میں سے پیئے گا زندہ ہو جائے گا۔ بلاشبہ مَیں اقرار کرتا ہوں کہ اگر میرے کلام سے مُردے زندہ نہ ہوں اور اندھے آنکھیں نہ کھولیں اور مجذوم صاف نہ ہوں تو مَیں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں آیا۔"

(ازالہ اوہام ص۴۴۲ طبع اوّل)

پبلشر: مسعود احمد، طابع: سید عبدالحیّ، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقامِ اشاعت روزنامہ الفضل، دارالرحمت غربی ربوہ، قیمت ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۴ صفر ۱۴۰۵ھ

۳۰ اخاء ۱۳۶۳ ہش

ہماری کامیابی تمام تر تقویٰ کے ساتھ وابستہ ہے

ایک گزشتہ شمارہ میں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے فرمودات کی روشنی میں تقویٰ کی بنیادی اہمیت، اس کے وسیع مفہوم اور اس کے حصول کے ذرائع کو واضح کرنے کے بعد اب ہم ذیل میں حضرت اقدس کی ان تحریرات کے بعض اقتباسات پیش کرتے ہیں جن میں آپ نے اپنی جماعت کو تقویٰ کی راہ پر گامزن ہونے اور اس میں حتی الوسع کمال حاصل کرنے کی پُرزور تلقین فرمائی ہے۔ اس ضمن میں آپ نے واضح فرمایا ہے کہ جماعت احمدیہ کے قیام کی غرض یہی ہے کہ تا لوگوں کو تقویٰ کی راہ پر گامزن کیا جائے اور انہیں اس شاہراہ پر چلنے کے قابل بنایا جائے کہ جو حقیقی کامیابی اور فوز و فلاح کی راہ ہے۔ آپ نے اس بارہ میں بھی خبردار فرمایا ہے کہ ہماری کامیابی بجز تقویٰ کے اور کسی چیز کے ساتھ وابستہ نہیں ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

(۱) "اس سلسلہ کو خدا تعالیٰ نے تقویٰ ہی کے لئے قائم کیا ہے کیونکہ تقویٰ کا میدان بالکل خالی ہے۔ پس جو متقی بنیں گے ان کو معجزہ کے طور پر بچایا جائے گا۔" (الحکم ۱۷ جنوری ۱۹۰۳ء)

(۲) "جو لوگ نری بیعت کر کے چاہتے ہیں کہ خدا کی گرفت سے بچ جائیں وہ غلطی کرتے ہیں ان کو نفس نے دھوکا دیا ہے۔ دیکھو طبیب جس وزن تک مریض کو دوائی پلانی چاہتا ہے، اگر وہ اس حد تک نہ پیوے تو شفا کی امید رکھنی فضول ہے ..... پس اس حد تک صفائی اور تقویٰ اختیار کرو جو خدا کے غضب سے بچانے والا ہوتا ہے۔" (الحکم ۱۷ جنوری ۱۹۰۳ء)

(۳) "(خدا نے) ہمیں جس بات پر مامور کیا ہے وہ یہ ہے کہ تقویٰ کا میدان خالی پڑا ہے۔ تقویٰ ہونا چاہیئے ..... اگر تم تقویٰ کرنے والے ہو گے تو ساری دنیا تمہارے ساتھ ہوگی۔ پس تقویٰ پیدا کرو جو لوگ شراب پیتے ہیں یا جن کے مذہب میں شراب جزو اعظم ہے ان کو تقویٰ سے کوئی تعلق نہیں ہو سکتا۔ وہ لوگ نیکی سے جنگ کر رہے ہیں۔ پس اگر اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کو ایسی خوش قسمت دے اور انہیں توفیق دے کہ وہ بدیوں سے جنگ کرنے والے ہوں اور تقویٰ و طہارت کے میدان میں ترقی کریں تو یہی بڑی کامیابی ہے اور اس سے بڑھ کر کوئی چیز مؤثر نہیں ہو سکتی۔" (الحکم ۱۷ جنوری ۱۹۰۳ء)

چونکہ حقیقی فوز و فلاح کا اصل مدار تقویٰ پر ہے۔ اس لئے حضرت اقدس نے اس بارہ میں نہایت درجہ دل سوزی کا اظہار فرمایا ہے کہ وہ تمام لوگ جو آپ کے حلقۂ ارادت اور سلسلہ بیعت میں داخل ہیں وہ بہر طور تقویٰ کے اعلیٰ مدارج طے کر کے اپنے آپ کو حقیقی فوز و فلاح کا مستحق بنائیں۔ آپ کی یہ تحریرات خاص طور پر اس قدر پُر درد اور پُر سوز لہجے میں لکھی گئی ہیں کہ جس سے اس تڑپ کا پتہ لگتا ہے جو تقویٰ کی راہوں پر جماعت کو گامزن کرنے کے سلسلہ میں آپ کے دل میں پائی جاتی تھی آپ فرماتے ہیں اور کس درد اور تڑپ کے ساتھ فرماتے ہیں:۔

(۱) "بہت دفعہ خدا کی طرف سے الہام ہوا کہ تم لوگ متقی بن جاؤ اور تقویٰ کی باریک راہوں پر چلو تو خدا تمہارے ساتھ ہوگا۔ اس سے میرے دل میں بڑا درد پیدا ہوتا ہے کہ میں کیا کروں کہ ہماری جماعت سچا تقویٰ و طہارت اختیار کرے۔ میں اتنی دعا کرتا ہوں کہ دعا کرتے کرتے ضعف کا غلبہ ہو جاتا ہے اور بعض اوقات غشی اور ہلاکت تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ جب تک کوئی جماعت خدا تعالیٰ کی نگاہ میں متقی نہ بن جائے خدا تعالیٰ کی نصرت اس کے شامل حال نہیں ہو سکتی ..... میں اس فکر میں بھی ہوں کہ اپنی جماعت میں سے سچے متقیوں، دین کو دنیا پر مقدم کرنے والوں اور منقطعین الی اللہ کو الگ کر دوں اور بعض دینی کام انہیں سپرد کروں اور پھر میں ہم و غم میں مبتلا رہنے والوں اور رات دن مُردار دنیا ہی کی طلب میں جان کھپانے والوں کی کچھ بھی پرواہ نہ کروں گا۔" (ملفوظات جلد اول صفحہ ۳۰۳)

(۲) "اپنی جماعت کی خیر خواہی کے لئے زیادہ ضروری بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ تقویٰ کی بابت نصیحت کی جاوے۔ کیونکہ یہ بات عقلمند کے نزدیک ظاہر ہے کہ بجز تقویٰ کے اور کسی بات سے اللہ تعالیٰ راضی نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ۔ ہماری جماعت کے لئے خاص کر تقویٰ کی ضرورت ہے ..... ایک سیاہ داغ منہ پر نکل کر ایک بڑا فکر پیدا کر دیتا ہے کہ کہیں یہ داغ بڑھتا بڑھتا کُل منہ کو کالا نہ کر دے۔ اسی طرح معصیت کا بھی ایک سیاہ داغ دل پر ہوتا ہے۔ صغائر سہل انگاری سے کبائر ہو جاتے ہیں۔ صغائر وہی داغ چھوٹا ہے جو بڑھ کر آخر کار کُل منہ کو سیاہ کر دیتا ہے ..... اللہ کا خوف اسی میں ہے کہ انسان دیکھے کہ اس کا قول و فعل کہاں تک ایک دوسرے سے مطابقت رکھتا ہے۔ پھر جب دیکھے کہ اس کا قول و فعل برابر نہیں تو سمجھ لے کہ وہ موردِ غضب الٰہی ہوگا۔ جو دل ناپاک ہے خواہ قول کتنا ہی پاک ہو وہ دل خدا کی نگاہ میں قیمت نہیں پاتا بلکہ خدا کا غضب مشتعل ہوگا ..... تقویٰ کوئی چھوٹی چیز نہیں اس کے ذریعہ ان تمام شیطانوں کا مقابلہ کرنا ہوتا ہے جو انسان کی ہر ایک اندرونی طاقت و قوت پر غلبہ پائے ہوئے ہیں ..... سو ہماری جماعت یہ غم کُل دنیوی غموں سے بڑھ کر اپنی جان پر لگائے کہ ان میں تقویٰ ہے یا نہیں۔" (رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء)

(۳) "ہم کیونکر خدا تعالیٰ کو راضی کریں اور کیونکر وہ ہمارے ساتھ ہو؟ اس کا اس نے مجھے بار بار یہی جواب دیا ہے کہ تقویٰ سے۔ سو اے میرے پیارے بھائیو کوشش کرو تا متقی بن جاؤ۔ بغیر عمل کے سب باتیں ہیچ ہیں اور بغیر اخلاص کے کوئی عمل مقبول نہیں۔ سو تقویٰ یہی ہے کہ ان تمام نقصانوں سے بچ کر خدا تعالیٰ کی طرف قدم اٹھاؤ اور پرہیزگاری کی باریک راہوں کی رعایت رکھو۔" (ازالہ اوہام صفحہ ۸۲۷)

تقویٰ کی اس بنیادی اہمیت کے پیش نظر جسے سیدنا حضرت اقدس نے قرآن مجید کی روشنی میں بڑی وضاحت کے ساتھ بیان فرمایا ہے اور جس کی ایک جھلک ہم نے سطور بالا میں پیش کرنے کی کوشش کی ہے ہمارا یہ اولین فرض ہے کہ ہم اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چلتے ہوئے تقویٰ اللہ کو مضبوطی سے پکڑیں اور اسے اختیار کرنے اور اسے اپنی زندگیوں اور اپنی اولادوں کی زندگیوں میں راسخ کرنے میں اس قدر تعہد اور عزم سے کام لیں کہ اس راہ سداد سے کبھی بھٹکنے کا امکان ہی باقی نہ رہے۔ ہماری تمام تر کامیابی اور دنیا بھر میں غلبۂ حق کا راز تمام تر اس بات میں مضمر ہے کہ ہم متقی بنیں اور تقویٰ میں کمال حاصل کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں۔ بجز اس کے ہمارے لئے فلاح دارین کے حصول کی اور کوئی راہ نہیں ہے۔

ہر خوشی کے موقعہ پر

خدا کے حصّے کو یاد رکھنا

سیدنا حضرت المصلح الموعود کی اس تحریک پر کہ ہر خوشی کے موقعہ پر خدا کی راہ میں ضرور کچھ نہ کچھ دینا چاہیئے مخلصین جماعت قربانی کی نئی نئی راہیں اختیار فرماتے ہیں چنانچہ حال ہی میں گوجر خان سے مکرم ڈاکٹر عطاء الرحمٰن صاحب نے یکصد روپیہ اس خوشی میں بھجوایا ہے کہ بفضل خدا ان کے پہلے بچے کا پہلا دانت نکل آیا ہے۔ قارئین کرام سے ان کے لئے اور ان کے بچے کے لئے روشن مستقبل کی دعا کی درخواست ہے۔ جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حرمِ اوّل

حضرت سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا

(مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد - مؤرخ احمدیت)

آسمانی بشارت

سید الکونین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث کے مطابق آنحضرتؐ کی حرمِ اوّل ام المومنین حضرت سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا خواتینِ جنت کی سردار ہیں (جامع الصغیر للسیوطی جلد ۲ صـ۲)

ایک بار حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آنحضرتؐ سے عرض کی کہ خدیجہؓ برتن میں کچھ لا رہی ہیں، آپؐ ان کو خدا کا اور میرا سلام پہنچا دیں۔

(استیعاب جلد ۲ صـ۷۴۰)

ایک اور موقعہ پر جب کہ حضرت جبرائیلؑ آنحضورؐ کے پاس تھے، حضرت سیدہ بھی آگئیں۔ حضرت جبرائیلؑ نے فرمایا کہ ان کو جنت کے ایک ایسے گھر کی بشارت سُنا دیجئے جو موتیوں کا ہوگا۔

(اسد الغابۃ جلد ۵ صـ۴۲۸)

سیرت کا الہامی خلاصہ

یہ مبارک الفاظ جن کا سرچشمہ بلاشبہ وحیِ ربانی ہے، حضرت خدیجہؓ کی سیرت کا الہامی خلاصہ ہیں۔ اس حقیقت کے پیشِ نظر ہمیں تسلیم کرنا پڑے گا کہ حضرت خدیجہؓ کی حیاتِ طیبہ کو اگر تشبیہ دی جاسکتی ہے تو ایک شاندار محل سے، جو آبدار موتیوں سے جگمگا رہا ہو۔ اور یہ حقیقت ہے کہ آپ کی سوانح، سیرت اور اخلاق و شمائل کا ہر گوشہ گوہرِ یکتا نظر آتا ہے۔

خاندانی و ذاتی حالات

حضرت سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا مشہور قریشی قبیلہ بنو اسد کی چشم و چراغ تھیں، کنیت ام ہند، والد کا نام خویلد اور والدہ کا نام فاطمہ بنت زائدہ۔ آپؓ کا سلسلہ نسب تین واسطوں سے جناب قصی تک پہنچتا ہے جو جدّ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پردادا تھے۔ آپؓ آنحضورؐ کی ولادت سے ۱۵ سال پہلے ۵۵۵ء میں پیدا ہوئیں۔ سنِ شعور تک پہنچیں تو اپنے بلند اخلاق کی بناء پر طاہرہ کے لقب سے مشہور ہوئیں۔

آپؓ کا پہلا نکاح ابو ہالہ سے ہوا، ان کی وفات کے بعد آپؓ پہلے عتیق بن عائذ سے اور پھر صفی بن امیہ سے بیاہی گئیں، صفی بھی انتقال کر گئے اور آپؓ تیسری مرتبہ بیوہ ہو گئیں۔ (طبقات ابن سعد حالات خدیجہؓ)

اسی زمانہ میں عرب کی جنگ "حرب الفجار" چھڑ گئی۔ جس میں آپؓ کے والد بھی مارے گئے۔ شوہر اور باپ کی وفات سے آپؓ پر غموں کے پہاڑ ٹوٹ پڑے۔ ذریعۂ معاش تجارت تھا۔ جس کا کوئی نگران نہ رہا۔ اپنے اعزہ کو معاوضہ دے کر شام وغیرہ کی طرف بھیجتی رہیں۔ آپؓ خاندانی روایات کے مطابق فطرتاً سخی اور فیاض تھیں۔ اپنا مال غریبوں، مسکینوں، یتیموں اور بیواؤں کی خبر گیری میں بے دریغ لٹا دیتی تھیں۔

(سیر الصحابیات صـ۲۱، صـ۲۲۔ سیرت المصطفیٰ جلد ۱ صـ۱۷۳ تا صـ۱۷۴)

ان کی یہ نیکی اللہ جلشانہٗ کو ایسی پسند آئی کہ آپؓ کے قدموں میں دولت و ثروت کے انبار لگ گئے۔ اور مکہ کی پوری تجارت گویا آپؓ کے کنٹرول میں آگئی اور عرب میں آپؓ کی دولتمندی کی شہرت دُور دُور تک پھیل گئی۔

آنحضرتؐ کا پہلا سفرِ تجارت

ایک بار مال کی روانگی کا وقت آیا تو حضرت ابو طالب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ خدیجہؓ سے جا کر ملنا چاہیئے۔ ان کا مال شام جائے گا۔ بہتر ہو کہ آپ بھی ساتھ جائیں۔ آنحضرتؐ کی پارسائی، تقدس اور صداقت کا عام چرچا تھا اور آپؐ امین کے لقب سے پکارے جاتے تھے۔ حضرت خدیجہؓ کو اس گفتگو کی خبر ہوئی تو فوراً پیغام بھیجا کہ آپؐ میرا مالِ تجارت لے کر شام کو تشریف لے جائیں، میں اوروں کی نسبت آپ کو دگنا معاوضہ پیش کروں گی۔ آنحضرتؐ نے یہ شرط قبول فرمالی۔ حضرت خدیجہؓ نے اپنا غلام میسرہ آپؐ کے ہمراہ کر دیا اس سفر میں عجیب غیبی برکتیں نمودار ہوئیں اور آنحضرتؐ کی دعاؤں اور تدابیر اور دیانت و امانت کے نتیجہ میں خارق عادت رنگ میں نفع ہوا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امانت و دیانت نے حضرت خدیجہؓ کے دل میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیدت کا ایک دریا رواں کر دیا

دوسرا سفر، روحانی مشاہدات اور نکاح

اس کے بعد آنحضرتؐ جب دوسری بار میسرہ کے ساتھ سامانِ تجارت لے کر شام تشریف لے گئے تو دورانِ سفر بصریٰ میں نسطورہ راہب نے میسرہ کو اپنی فراست و بصیرت سے خبر دی کہ آپؐ ہی نبی منتظر اور پیغمبرِ آخر الزمان ہیں۔ خود میسرہ نے یہ نظارہ دیکھا کہ دو فرشتے اپنے پَروں سے حضورؐ پر سایہ کیے ہوئے ہیں اور **حیرت انگیز بات یہ ہے کہ آنحضرتؐ کی مکہ میں واپسی کے وقت حضرت خدیجہؓ نے بھی مشاہدہ کیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اونٹ پر تشریف لا رہے ہیں اور دو فرشتے حضورؐ پر سایہ افگن ہیں۔ حضرت خدیجہؓ نے جب دوسری عورتوں کو یہ منظر دکھایا تو وہ بھی دنگ رہ گئیں۔** بعد ازاں میسرہ نے بھی اپنے مشاہداتِ سفر بیان کیے تو ایک معتمد سہیلی کے ذریعہ حضورؐ کی خدمت میں شادی کی درخواست کی جسے آنحضورؐ نے بھی قدرے تامل کے بعد منظور فرمالیا۔ ابو طالب نے پانچ سو درہم مہر پر نکاح پڑھا (طبقات ابن سعد و خصائص الکبریٰ للسیوطی) جو کتبِ تاریخ میں ریکارڈ ہے حضورؐ کی عمر مبارک اس وقت ۲۵ سال تھی اور حضرت خدیجہؓ کی چالیس سال حضرت خدیجہؓ نے حلقۂ زوجیت میں آنے کے بعد اپنی سب جائیداد اور مال درِ یتیم حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدموں میں (کسی بیرونی تحریک کے بغیر) نچھاور کر دیا۔ سیدنا حضرت مصلح موعود (نور اللہ مرقدہٗ) فرماتے ہیں:-

"حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے حالات پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ صرف ہزاروں روپے رکھنے والی خاتون نہیں تھیں بلکہ لاکھ پتی خاتون تھیں۔ مستقل طور پر ان کی طرف سے متعدد قافلے تجارت کے لیے شام کی طرف آتے جاتے تھے۔ اور یہ وسیع کاروبار وہی شخص کر سکتا تھا جو اپنے لاکھوں روپے رکھتا ہو۔ جب رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت خدیجہؓ کی اس عدیم المثال قربانی کے نتیجہ میں دولت کے ڈھیروں ڈھیر مل گئے تو آپؐ نے وہ تمام مال قوم کے غرباء اور یتامیٰ و مساکین میں تقسیم کر کے اپنا دل ٹھنڈا کر لیا۔" (تفسیر کبیر جلد ۶ جزء ۲ صـ۱۰۶)

حضرت خدیجہ سے اولاد

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جتنی بھی اولاد ہوئی وہ (سوائے حضرت صاحبزادہ ابراہیمؑ کے) حضرت خدیجہؓ ہی کے بطنِ مبارک سے ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے آنحضرتؐ کو آپؓ سے تین فرزند اور چار صاحبزادیاں عطا فرمائیں جن کے نام یہ ہیں۔ حضرت قاسمؓ، حضرت طاہرؓ، حضرت طیبؓ، حضرت زینبؓ، حضرت رقیہؓ، حضرت ام کلثومؓ، اور حضرت فاطمۃ الزہراؓ۔

ایک مستشرق کا اعتراف

حضرت خدیجہؓ آیت اللہ تھیں جنہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ربع صدی کی رفاقت نے روحانیت کی ایک نئی شان عطا کر دی اور ازدواجی دُنیا میں پہلی بار ایک مثالی جنتِ ارضی کا ظہور ہوا۔ ایک مستشرق ایڈورڈ۔ جے جرجی (EDWARD-J-JURGI) لکھتے ہیں:-

"WHEN HE WAS ABOUT TWENTY-FIVE YEARS OLD, HIS MARRIAGE WITH KHADIJAH, A RICH AND NOBLE WIDOW OF MATRONLY VIRTUES, BROUGHT HIM DOMESTIC CONTENTMENT AND HAPPINESS, AND HE COULD THEN EASILY AFFORD TO GIVE HIMSELF UP TO LONG AND ASSIDOUS REFLECTION UPON THE NATURE AND DESTINY OF MAN."

(COLLIER ENCYCLOPEADIA VOL.16.P:690)

آنحضرتؐ کی عمر پچیس برس کے قریب ہوئی تو (حضرت) خدیجہؓ سے آپؐ کی شادی ہوئی جو ایک امیر اور شریف النفس بیوہ خاتون تھیں۔ اور خاندانی امور میں بھی خاص انتظامی سلیقہ رکھتی تھیں اس شادی کے بعد آنحضرتؐ کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حقیقی سکون اور مسرت میسر آئی اور آپؐ اس قابل ہوں گئے کہ انسانی فطرت اور اس کے مقصدِ حیات سے متعلق پیچیدہ مسائل پر مسلسل غور و فکر کر سکیں۔

غارِ حرا کی تجلّی اور حضرت خدیجہؓ

سنتِ انبیاء کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دربارِ شہرت کی بجائے گوشۂ خلوت بہت محبوب تھا۔ حضورؐ مکہ سے کئی میل دور غارِ حرا میں تشریف لے جاتے اور کئی کئی دن اور راتیں عبادت و مراقبہ میں گزارتے حضرت خدیجہؓ نہایت اہتمام سے مدتِ قیام کے لیے ایسا کھانا تیار کر دیتیں جو موسمی اثرات سے محفوظ رہ سکے۔ خوراک ختم ہونے پر حضورؐ واپس گھر تشریف لے آتے۔ حضرت خدیجہؓ توشہ تیار کر دیتیں اور آپؐ پھر عازمِ حرا ہو جاتے ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت خدیجہؓ دونوں نے غارِ حرا میں اعتکاف کا نذر مانی۔ (الخصائص الکبریٰ جلد ۱ صفحہ ۲۶۲ ترجمہ)

۲۴ رمضان کی تاریخ اور پیر کا دن آنحضرت کی چالیس سالہ زندگی کے لیے ہی نہیں دنیا بھر کے لیے ایک انقلابِ عظیم کا پیش خیمہ ثابت ہوا۔ (زرقانی شرح مواہب اللدنیہ جلد ۱ صفحہ ۲۰۷ بحرِ محیط جلد ۲ صفحہ ۲۹)

آپ حسبِ معمول نہایت یکسوئی سے اپنے خالقِ آسمانی کی یاد میں محو تھے کہ حضرت جبریلِ امین نازل ہوئے اور قرآنی وحی

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ

کا آغاز ہوا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سخت گھبراہٹ کے عالم میں غارِ حرا سے اتر کر گھر لوٹے اور فرمایا مجھ پر کپڑا ڈال دو۔ حضرت خدیجہؓ نے اپنے مقدس ترین خاوند کو فوراً کپڑا اوڑھا دیا۔ جب ذرا اطمینان ہوا تو حضورؐ نے سارا ماجرا کہہ سنایا اور فرمایا مجھے تو اپنے نفس کے متعلق ڈر پیدا ہو گیا ہے مگر حضرت خدیجہؓ، جو آنحضورؐ جیسی سرتاپا نور اور خدا نما شخصیت کے روحانی اثرات بچشمِ خود ملاحظہ کر چکی تھیں۔ بے ساختہ پکار اٹھیں۔

"كَلَّا وَاللّٰهِ مَا يُخْزِيْكَ اللّٰهُ اَبَدًا۔ اِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَكْسِبُ الْمَعْدُوْمَ وَتَقْرِى الضَّيْفَ وَتُعِيْنُ عَلٰى نَوَائِبِ الْحَقِّ"

(بخاری جلد ۱ صفحہ ۳ مصری)

نہیں نہیں ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ بخدا۔ اللہ تعالیٰ آپؐ کو کبھی رسوا نہیں کرے گا آپ صلہ رحمی کرتے ہیں۔ لوگوں کے بوجھ اٹھاتے ہیں۔ معدوم اخلاق کو آپ نے اپنی ذاتِ اقدس میں جمع کر لیا ہے۔ آپ مہمان نواز ہیں اور حق کی باتوں میں لوگوں کے مددگار بنتے ہیں۔

تاریخی فقرہ

حضرت خدیجہؓ کی یہ گواہی نہ صرف رسالتِ محمدیؐ کی صداقت کا دائمی نشان ہے بلکہ اس سے حضرت خدیجہؓ کی فصاحت و بلاغت خدا پر کامل یقین اور کامل محبت اور باریک نظری اور دینی فہم و دانش کا پتہ بھی دیتی ہے اور یہ دیکھ کر تو روح وجد کر اٹھتی ہے کہ آپ کے اس تاریخی فقرہ میں تمام الہامی کتب خصوصاً قرآن شریف کی تعلیمات کا نہایت حسین و جمیل عکس آگیا ہے۔

بعض عدیم النظیر خصوصیات

دعویٰ نبوت کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم (فداہ ابی و امی) پر نماز فرض ہوئی تو آپؐ مکہ کے بلند حصہ میں تھے، جہاں پانی کا چشمہ پھوٹ نکلا۔ حضرت جبریلؑ نے وضو کیا۔ پھر آنحضرتؐ نے بھی اسی طرح وضو کیا بعد ازاں حضرت جبریلؑ نے آپؐ کو ساتھ لے کر نماز پڑھی اور غائب ہو گئے۔ (اس کشفی نظارہ کے بعد) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت خدیجہ کے پاس تشریف لائے اُن کے سامنے وضو کیا اور ساتھ لے کر اسی طرح نماز پڑھی جس طرح حضرت جبریلؑ نے پڑھی تھی۔ (ابنِ ہشام)

الغرض حضرت خدیجہؓ تاریخ میں پہلی خاتون تھیں جنہیں آنحضرتؐ پر ایمان لانے اور آپؐ کے پیچھے پہلی بار نماز پڑھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ یہی نہیں خدا کے عظیم الشان پیغمبر کی آواز دوسروں تک پہنچانے کا فریضہ بھی امتِ میں سب سے پہلے آپؓ ہی نے ادا کیا۔ چنانچہ آپؓ آنحضرتؐ کو اپنے چچا زاد بھائی ورقہ بن نوفل کی طرف لے گئیں۔ جنہوں نے غارِ حرا کی تجلّی کا واقعہ سنتے ہی اقرار کیا کہ یہ وہی فرشتہ ہے جو حضرت موسیٰ جیسے اولوالعزم نبی پر ظاہر ہوا تھا۔ ازاں بعد آپؓ نے بصریٰ کے بحیرا راہب کو بھی آفتابِ نبوت کے ظہور کی اطلاع دی (سیرت حلبیہ جلد ۱ صفحہ ۳۹۴ تالیف علی بن برہان الدین الحلبی)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلانِ رسالت نے سارے عرب کو مشتعل کر دیا، آنحضورؐ نماز پڑھتے تو آپؐ پر خاک ڈال دی جاتی، بازار سے گزرتے تو اوباش جمع ہو کر آوازیں کستے اپنے مکان میں تشریف لاتے تو اردگرد کے مکانوں سے آپؐ کے گھر میں سنگ باری کی جاتی اور بعض دفعہ بکروں اور اونٹوں کی انتڑیوں اور دوسری بدبودار گندی چیزوں کا ڈھیر لگ جاتا یہ وہ دردناک ماحول تھا۔ جس میں ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ نے اپنے بچوں کی تربیت اور اپنے محبوب ترین خاوند کی خدمت گزاری کا حق ادا کر دیا۔ امام محمد بن اسحاق امام المغازی فرماتے۔

"كَانَتْ لَهٗ وَزِيْرَ صِدْقٍ عَلَى الْاِسْلَامِ يَشْكُوْنَ اِلَيْهَا وَيُهَوِّنُ هَمَّهٗ" (ابن ہشام)

حضرت خدیجہؓ اسلامی امور میں آنحضورؐ کی مخلص وزیر تھیں۔ آپؓ اُن کے سامنے اپنی تکالیف بیان فرماتے اور وہ آپؐ کی ڈھارس بندھاتی تھیں۔

حضرت ابن عبدالبر القرطبی فرماتے ہیں:۔

"فَكَانَ لَا يَسْمَعُ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ شَيْئًا يَكْرَهُهٗ مِنْ رَدٍّ عَلَيْهِ وَتَكْذِيْبٍ لَهٗ اِلَّا فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ بِمَا تُثَبِّتُهٗ وَتُصَدِّقُهٗ وَتَخَفِّفُ عَنْهُ وَتُهَوِّنُ عَلَيْهِ مَا يُلْقِيْ مِنْ قَوْمِهٖ" (ابن ہشام)

آنحضرتؐ کو مشرکوں کی تکذیب یا تردید سے جو صدمہ بھی پہنچتا۔ حضرت خدیجہؓ کے پاس آکر دور ہو جاتا تھا۔ کیونکہ وہ آپؐ کی باتوں کی تصدیق کرتی تھیں اور مشرکین کے معاملہ کو آپؐ کے سامنے بے وقعت کر کے پیش کرتی تھیں۔

ابتلاءِ عظیم اور دردناک وفات

حضرت خدیجہ کی زندگی کا آخری امتحان محرم ۱۰ نبوی میں شروع ہوا۔ جبکہ قریشِ مکہ نے اہلِ ایمان کے خلاف باقاعدہ معاہدہ کر کے اجتماعی اور منظم بائیکاٹ کیا اور آنحضرتؐ اور حضرت خدیجہؓ اور دوسرے مظلوم صحابہؓ کو شعب ابی طالب میں (جو ایک پہاڑی درّہ کی صورت میں تھا) محصور ہونا پڑا۔ نظر بندی کا یہ زمانہ قیامت سے کم نہیں تھا۔ جس میں ایسے ایسے دردناک نظارے دیکھنے میں آئے کہ ان کے تصور سے آج بھی کلیجہ منہ کو آتا اور جگر پاش پاش ہو جاتا ہے۔

حکیم ابن حزام حضرت خدیجہؓ کے بھتیجے تھے وہ کبھی کبھی اپنی پھوپھی کے لیے خفیہ خفیہ کھانا لے جاتے تھے مگر ایک دفعہ ابوجہل کو کسی طرح اس کا علم ہو گیا تو اس بدبخت نے راستہ میں اسے بڑی سختی سے روک لیا (الاستیعاب جلد ۲ صفحہ ۴۱)

یہ ابتلاءِ عظیم برابر ڈھائی تین سال تک جاری رہا۔ بالآخر مکہ کے بعض شرفاء کی مداخلت سے یہ ظالمانہ معاہدہ ختم ہوا۔ مگر ناقوں نے اپنا اثر دکھلایا اور تھوڑے دنوں کے بعد ہی پہلے آنحضرتؐ کے چچا حضرت ابوطالب اور پھر آپؐ کی وفاشعار بیوی حضرت خدیجہؓ ان ایام کرب و بلا کے مصائب و آلام کی تاب نہ لا کر انتقال فرما گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون یہ درد انگیز حادثہ ۱۱ رمضان ۱۰ نبوی کو پیش آیا۔ (سیر الصحابیات صفحہ ۲۸) جبکہ ان کی عمر ۶۴ سال چھ ماہ تھی۔ نماز جنازہ اس وقت مشروع نہیں تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اشکبار آنکھوں اور غم رسیدہ دل کے ساتھ قبر میں اترے اور اپنی چہیتی بیوی کی لاش سپردِ خاک کر دی۔

مدفن مبارک

حضرت خدیجہؓ کا مدفن مکہ کے شمال میں واقع پہاڑ حجون ہے یہ وہی پہاڑ ہے جس کی گھاٹی سے گزر کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع کے موقع پر مدینہ سے مکہ معظمہ میں رونق افروز ہوئے تھے۔ آپؓ کے مزار پر عرصہ تک ایک چوبی تابوت رکھا رہا۔ ۹۵۰ھ میں اس کی حفاظت کے لیے ایک شاندار قبہ تعمیر کیا گیا۔ جس کی مرمت ۱۲۹۸ھ میں ہوئی۔

(مرآۃ الحرمین جلد ۱ صفحہ ۳۰ تا ۳۱ از رفعت پاشا مطبوعہ مصر اس کتاب میں حضرت خدیجہ کے قبہ کی تصویر بھی دی گئی ہے)

بعض روایات کے مطابق اسی کے قریب حضرت عبدالمطلب اور حضرت ابوطالب کی قبریں بھی ہیں۔ مکہ معظمہ کا یہ قدیم ترین قبرستان "جنت معلیٰ" کہلاتا ہے۔ ذکاء الملک علامہ ڈاکٹر فریدون زماں محمد شجاع کے "سفرنامہ حج و حرمین" صفحہ ۲۲۲ سے معلوم ہوتا ہے کہ۔ اس قبرستان کے قبے، کتبے اور تعمیرات، انقلاباتِ زمانہ کی بدولت مٹ چکی ہیں اور کچھ معلوم نہیں ہوتا کہ کس کی قبر ہے؟؟

آنحضرتؐ اور غمِ مفارقت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ام المومنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی جدائی کا غم عمر بھر نہیں بھلا سکے۔ تاریخ کا مشہور واقعہ ہے کہ غزوہ بدر کے قیدیوں میں آپ کے داماد ابوالعاص بھی تھے۔ ان کے فدیہ میں آنحضرتؐ کی صاحبزادی حضرت زینبؓ نے جو ابھی مکہ میں مقیم تھیں۔ کچھ چیزیں بھیجیں جن میں وہ ہار بھی تھا جو آپؐ کی پیاری بیوی حضرت خدیجہؓ نے جہیز میں اپنی بیٹی کو دیا تھا۔ جونہی حضرت نبی کریمؐ کی نظر اس ہار پر پڑی، آپؐ کو حضرت خدیجہ کی یاد آگئی اور آپؐ کی آنکھیں آنسوؤں سے تر بتر ہو گئیں۔ (صحیح مسلم جلد ۲ صفحہ ۳۲۳)

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ گو میں نے حضرت خدیجہؓ کو نہیں دیکھا لیکن مجھ کو جس قدر ان پر رشک آتا، کسی اور پر نہیں آتا تھا جس کی وجہ یہ تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ ان کا تذکرہ فرمایا کرتے تھے۔ ایک بار انہوں نے حضورؐ کی خدمتِ اقدس میں نہایت ادب سے عرض

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیا یا رسول اللہ! آپؐ کیوں ایک بوڑھیا کو یاد کرتے ہیں جو مر چکی ہے۔ خدا نے اس سے اچھی بیویاں آپؐ کو عطا کی ہیں۔ یہ سن کر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حساس اور نازک دل پر ایسی چوٹ لگی کہ آپؐ کی حالت برداشت سے باہر ہو گئی اور آپؐ نے درد بھرے الفاظ میں فرمایا:۔

"لا واللہ ما ابدلنی اللہ خیراً منہا آمنت اذ کفر الناس وصدقتنی اذ کذبنی الناس وواستنی فی مالہا اذ حرمنی الناس ورزقنی اللہ منہا اولاداً اذ حرمنی اولاد النساء"

(اسد الغابہ جلد ۵ صفحہ ۴۳۸ تا صفحہ ۴۳۹)

(استیعاب جلد ۲ صفحہ ۷۴۱)

خدا کی قسم! اللہ تعالیٰ نے مجھے خدیجہ کے بدلے اس سے بہتر کوئی بیوی نہیں دی۔ وہ مجھ پر ایمان لائی جبکہ اوروں نے کفر کیا، اس نے میری تصدیق کی جب دوسروں نے میری تکذیب کی۔ اس نے اپنے مال سے میری غمخواری کی جب کہ لوگوں نے مجھے محروم کیا اور خدا تعالیٰ نے اس کے بطن سے مجھے اولاد بخشی۔ جب کہ دوسری ازواج کو اس نے محروم رکھا۔

ملکہ دو جہان کی آسمانی بادشاہت

ام المومنین حضرت خدیجہؓ آج اس دنیا میں موجود نہیں اور آپؓ کی قبر کے آثار بھی معدوم ہو چکے ہیں مگر آپؓ کا کام اور نام دونوں زندہ جاوید ہیں۔ اسی طرح آنحضرتؐ کے مبارک ہونٹوں سے نکلے ہوئے تعریفی کلمات بھی فضائے بسیط سے مٹ نہیں سکتے۔ وہ یقیناً ہر عاشقِ رسولؐ کے دل و دماغ میں محفوظ ہیں اور حشر تک گونجتے رہیں گے۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا جلال اور تقدس کے ابدی تخت پر بیٹھنے والے زندہ رسولؐ اور نبیوں کے شہنشاہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اوّلین رفیقۂ حیات ہونے کی حیثیت سے یقیناً ملکۂ دو جہان ہیں۔

رب محمد کی قسم! دنیا کی کوئی بڑی سے بڑی طاقت نہ تو آپ کا یہ روحانی تاج چھین سکتی ہے اور نہ آپؓ کی آسمانی بادشاہت پر کبھی زوال آسکتا ہے

فانیوں کی جاہ و حشمت پر بلا آوے ہزار
سلطنت تیری ہے جو رہتی ہے ہر دم برقرار

اللھم صل علی سیدنا و مولانا محمد وعلی ازواج محمد وعلی آل محمد وبارک وسلم انک حمید مجید۔

ایک بزرگ خاتون کا ذکرِ خیر

:- (از مکرم خواجہ عبد الغفار ڈار صاحب راولپنڈی):-

جب بھی کسی تعلق والے کی وفات ہوتی ہے تو یہ تقاضۂ بشریت ہے کہ دیگر فوت شدہ عزیز اور بزرگ بھی یاد آتے ہیں اور قدرتی طور پر ہر انسان کے سامنے اپنے اس دارِ فانی سے گذرنے کا بھی ایک احساس ہوتا ہے اور ہونا بھی چاہیئے کیونکہ کُلُّ مَنْ عَلَیْہَا فَانٍ وَّیَبْقٰی وَجْہُ رَبِّکَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِکْرَامِ۔

الفضل مورخہ ۹ ستمبر میں مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب جمونی سابق مربی امریکہ نے نہایت مختصر طور پر اپنی ممانی جان کی وفات کی خبر شائع کرائی ہے۔ یہ بزرگ خاتون محترمہ امۃ اللہ بیگم صاحبہ ریاست جموں و کشمیر کے ایک معروف بزرگ حضرت خلیفہ نور الدین صاحب جمونی کی بیٹی تھیں۔ اور مستری فیض احمد صاحب آف جموں شہر کی اہلیہ تھیں۔ مرحومہ کی عمر ۹۰ سال تھی۔ مرحومہ سے اگرچہ کوئی اولاد نہ تھی تاہم انہوں نے مرحوم فیض احمد صاحب کی دوسری اہلیہ سے ساری اولاد اور اپنے دیگر قرابت داروں کی اکثر اولاد کی ہمیشہ نیک تربیت فرمائی اور انہیں طفولیت میں قرآن شریف پڑھایا۔ قرآن پڑھانا اور بچوں کی جماعتی طور پر تربیت کرنا مرحومہ کا عام طور پر محبوب مشغلہ رہا ہے۔ جموں سے ہجرت کر کے پاکستان آنے کے بعد بھی مرحومہ کا یہ نیک شغل سیالکوٹ میں جاری رہا۔ مرحومہ کی یادداشت بہت اچھی تھی اور ان کو یاد تھا کہ بچپن میں انہوں نے حضرت اقدس مسیح موعود کو دیکھا تھا۔ مرحومہ کے بڑے بھائی خلیفہ عبد الرحیم صاحب سابق ہوم سیکرٹری حکومت کشمیر کو جموں تھے اور ان کے چھوٹے بھائی خلیفہ عبد الرحمٰن صاحب کوئٹہ میں بفضلہ تعالیٰ بقید حیات ہیں۔ مرحومہ امۃ اللہ بیگم صاحبہ گذشتہ چار سال سے اپنے اسی بھائی خلیفہ عبد الرحمٰن صاحب کے پاس تھیں۔ یہ سارا عرصہ ان کی بیماری کا ایسا گذرا کہ خلیفہ عبد الرحمٰن صاحب نے اپنے اکثر اوقات حصول رضائے الٰہی کی خاطر اپنی بزرگ ہمشیرہ کی تیمارداری کے لئے وقف کر رکھے تھے۔ گذشتہ تین ماہ سے وہ بالکل ہی بستر پر پڑی رہیں۔ آخر وقت تک ان کے علاج معالجہ میں اور تیمارداری میں مرحومہ کے تمام لواحقین کی نگاہ میں خلیفہ عبد الرحمٰن صاحب کا کردار قابلِ رشک رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔

مرحومہ کی وفات ۳۱ ستمبر ۱۹۸۴ء بروز جمعہ ۶½ بجے شام ہوئی۔ اگلے روز احباب کوئٹہ نے نماز جنازہ ادا کی۔ جس کے بعد میت بذریعہ ہوائی جہاز لاہور اور پھر وہاں سے ربوہ لائی گئی۔ اور ۲ ستمبر کو مکرم جناب صوفی غلام محمد صاحب ناظر اعلیٰ ثانی نے نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں اس لئے بہشتی مقبرہ میں ان کی تدفین عمل میں آئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

استاذی المکرم حضرت ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب المعروف مہر سنگھ صاحب مرحوم کی اہلیہ مرحومہ کی ہمشیرہ تھیں۔ راقم الحروف کو ذاتی طور پر علم ہے کہ وادیٔ کشمیر کے طالبعلم جب قادیان حصول تعلیم کے لئے جایا کرتے تھے، اسی طرح دیگر احمدی احباب کی مہمان نوازی بھی جس خوش اسلوبی اور اخلاص سے مرحومہ کے گھر میں ہوا کرتی تھی اس کی وجہ سے یہ گھر ایک مہمان خانہ بنا رہتا تھا۔

اللہ تعالیٰ ان تمام مرحومین کے مدارج بلند فرمائے اور ہم جملہ لواحقین کو اپنے بزرگوں کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ڈاک کے ناقص لفافوں کے استعمال میں احتیاط کی ضرورت

آج کل ڈاک کے لفافے عموماً ناقص بن رہے ہیں۔ گوند یا تو بالکل نہیں لگی ہوتی یا ضرورت سے زیادہ جگہ پر لگی ہوتی ہے۔ اندریں صورت یا تو لفافہ کھلا ہوا ملتا ہے اور یا کوئی اس طرح جڑا ہوا ہوتا ہے کہ کھولتے وقت اندر کی چٹھی کا کچھ حصہ بھی ضائع ہو جاتا ہے اس لئے مرکز سے خط و کتابت کرنے والے دوستوں سے درخواست ہے کہ وہ لفافہ بند کرنے سے پہلے اس کا اچھی طرح جائزہ لے لیا کریں اگر گوند کم ہو تو مناسب گوند مزید لگا لیا کریں تاکہ راستہ میں لفافہ خود بخود کھل نہ جائے۔ نیز لفافہ بند کرتے وقت ایک سادہ کاغذ کا ٹکڑا گوند کے مقام کے نیچے رکھ لیا جائے۔ تاکہ اصل چٹھی محفوظ رہے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

ضروری اعلان

خریداران الفضل خطبہ نمبر کے پتہ جات عنقریب چھپوائے جا رہے ہیں۔ اگر کسی خریدار کے پتہ میں کوئی غلطی ہو یا پتہ تبدیل کروانا مقصود ہو تو ازراہِ کرم دس دن کے اندر اندر مطلع فرمائیں۔ پتہ صاف تحریر فرمائیں۔ اگر انگریزی میں لکھنا ہو تو کیپیٹل حروف میں لکھیں تاکہ غلطی کا کوئی امکان نہ رہے۔ پتہ کی چٹ پر خریداری نمبر لکھا ہوتا ہے وہ ضرور تحریر فرمائیں تاکہ تعمیل میں کوئی دقت پیش نہ آئے۔ (منیجر الفضل، ربوہ)

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ
اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعائیہ فہرست سو فیصد بجٹ ادا کرنیوالی مجالس انصار اللہ

مندرجہ ذیل مجالس اپنے بجٹ سو فیصد ادا کر چکی ہیں۔ ۱۵ر نومبر ۱۹۸۴ء تک سو فیصد بجٹ ادا کرنے والی مجالس کی فہرست بغرض دعا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کی جائے گی۔ بقیہ مجالس بھی ۱۵ر نومبر تک بجٹ ادا کر کے اس فہرست میں شامل ہو سکتی ہیں۔

ضلع جھنگ:۔ چاہ شریح والا۔

ضلع فیصل آباد:۔ دار الذکر فیصل آباد شہر، جڑانوالہ، چک نمبر ۲۵ ر ب چک نمبر ۲۶ ج ب کلاں، چک نمبر ۳۳ ج ب، چک نمبر ۳۶ گ ر ب چک نمبر ۴۰ گ ب، چک نمبر ۴۱ گ ب جلدیو۔ چک نمبر ۵۰ ج ب سٹھالہ، چک نمبر ۵۵-۵۶ گ ب چک نمبر ۶۰ ج ب شہباز پور، چک نمبر ۶۱ ج ب دھرو ڑ، چک نمبر ۶۲ گ ب شرقی، چک نمبر ۶۷ ر ب چک نمبر ۶۸ ج ب، چک نمبر ۷۲ گ ب، چک نمبر ۷۶ گ ب، چک نمبر ۷۷ ر ب لوہیکی دیوی، چک نمبر ۸۹ ج ب، چک نمبر ۹۶ گ ب صریح، چک نمبر ۱۰۱ ر ب رڑکا، چک نمبر ۱۰۵ گ ب ونگے، چک نمبر ۱۰۷ ر ب غربی، چک نمبر ۱۰۷ ر ب شرقی، چک نمبر ۱۰۸ ر ب چوہدری والا، چک نمبر ۱۹۵ ر ب جنڈانوالہ، چک نمبر ۲۰۳ ر ب مانانوالہ، چک نمبر ۲۰۸ گ ب، چک نمبر ۲۰۹ ر ب اکال گڑھ، چک نمبر ۲۱۹ ر ب گنڈا سنگھ والا، چک نمبر ۱۰۹ ر ب مسعود آباد، چک نمبر ۱۰۹ گ ب نرائن گڑھ چک نمبر ۱۲۱ ج ب گوکھووال، چک نمبر ۱۳۲ گ ب جوگندر سنگھ والا، چک نمبر ۱۳۷ گ ب، چک نمبر ۱۳۹ ر ب گھمی، چک نمبر ۲۲۶ گ ب خان پور، چک نمبر ۲۶۱ ر ب ادھو والی، چک نمبر ۲۶۶ ر ب صابو آنہ، چک نمبر ۲۷۵ ر ب کرتار پور، چک نمبر ۲۷۶ ر ب گوکھووال، چک نمبر ۳۸۹ گ ب چک نمبر ۵۶۵ گ ب، چک نمبر ۶۴۸ گ ب کوٹ غلام محمد۔ چک جھمرہ، چک نمبر ۴۶۸ گ۔ ب، چک نمبر ۴۸۴ گ ب۔

ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ:۔ جنگل امام۔ چک نمبر ۲۸۱ ج ب دوالکھڑی، چک نمبر ۳۱۴ ج ب۔ بریار، چک نمبر ۳۵۶ ج ب۔

ضلع سرگودھا:۔ بھلوال، چک نمبر ۳۳ جنوبی، چک نمبر ۴۰ جنوبی، چک نمبر ۴۶ شمالی، چک نمبر ۷۸ جنوبی، چک نمبر ۸۲ جنوبی مڈھ رانجھا۔

ضلع خوشاب:۔ احمد آباد جنوبی، بھان چاٹن خان والا، کھائی کلاں، فجوکہ، عمر آباد فجوکہ، چک نمبر ۸ ایم۔ بی۔

ضلع گوجرانوالہ:۔ امین آباد، بقاپور، ہڑی شاہ رحمٰن، بیرکوٹ متصل احمد نگر، پنڈی بھٹیاں، پھلوکی، تونیکی، تتلے عالی تلونڈی موسے خاں، چک پٹھان، چک چٹھہ، چیانوالی، ددلو والی، فیروزوالہ، قیام پور درگاہ پمپ احمد آباد، پنڈی بھاگو، پسرور، پکی کوٹلی، ترسکہ سیان، ٹھرہ، جانکے چیمہ، جنڈوسابی۔ کوٹ شیراں، کوٹ مرزا جان، ہیے چٹھہ، منڈھیالہ وڑائچ، منڈی سلطے کی، نوکھر۔

ضلع سیالکوٹ:۔ اورا، اسلام نگر پل مانگا، بوبک مرالی، بدوملہی، باٹھانوالہ بھاڈیوالہ، بڈھاگورایہ، بھروکے کلاں بشان افغاناں شرقی چندر منگولے، چھور، چانگریاں، دھدوبسرا، دولت پور، ڈسکہ کوٹ، ڈنڈ پور کھرولیاں ڈھپئی۔ رائے کے، رائے پور، رامڑہ، ساہووالہ، صابو بھڈیار، عزیز پور ڈگری، غوث کوٹلی ہرنرائن، کنجروڑ، کلاس والہ، کوٹ نینان، کوٹ سردار خاں، گھٹیالیاں خورد، لبے موسے والا، ملیانوالہ، مالوکے تتلے، مہدی پور، میانوالی سندھواں، معراجکے، گوجرہ، وسنکے، جلالہ۔ ندیم آباد، چھانگا، سدے چک۔

ضلع گجرات:۔ ہرے خورد، پنڈی دھونتراں، جوڑا، چوکنانوالہ، چک ۹ گزبخش پورہ، چک نمبر ۲۶ اسلام آباد، دھوریہ، ڈنگہ سوک کلاں، شیخ پور، کنجاہ، گولیکی، گھیٹر، گلانوالہ، منڈی بہاؤالدین شہر، معین الدین پور مکیانہ، نصیرہ۔

ضلع لاہور:۔ دار الذکر لاہور، دھلی گیٹ، مغلپورہ، بھاں، جاہن، رائے ونڈ، رچنا ٹاؤن، شاہدرہ، فیکٹری ایریا، شاہدرہ ٹاؤن، لدھیکے نیویں۔

ضلع قصور:۔ بھلیسر، چونیاں۔

ضلع ملتان:۔ باگڑ سرگانہ، بھاگووال، چک نمبر ۱ گلزار، چک نمبر ۹۱-۹ ۔ آر چک نمبر ۱۳۵ ۔ ۴۶ ۔ ایل، چک نمبر ۳۵۹، ۳۴۴ ڈبلیو۔ بی۔ مرائے سدھو۔

ضلع وہاڑی:۔ چک نمبر ۵۴۹ E.B، میلسی

ضلع اوکاڑہ:۔ چک نمبر ۱ S.P، چک نمبر ۲ R.A.R.O، چک نمبر ۲۷ ۔ ۷ ۔ ۴ شلہ بھور منڈی ہیرا سنگھ میرک۔

ضلع ساہیوال:۔ چک نمبر ۹۲ ۔ ۱۲ ۔ ایل، چک نمبر ۱۲۸ ۔ ۹ ۔ ایل۔ چک نمبر ۵۵ ۔ ۱۲ ۔ ایل چک نمبر ۳۷ ر ۱۲ ۔ ایل۔

ضلع بہاولنگر:۔ بہاولنگر، چشتیاں۔ چک نمبر ۳۰ R-3، چک نمبر ۵۶ R-4 چک نمبر ۱۰۲ R-6، چک نمبر ۱۰۳ R-6، چک نمبر ۱۱۱ ۔ ۶ ۔ آر چک نمبر ۱۶۶ ر ۷ ۔ آر، چک نمبر ۱۸۴ ۔ ۷ ۔ آر، چک نمبر ۱۹۶ ۔ ۷ ۔ آر، چک نمبر ۲۰۱ مراد، چک نمبر ۲۰۶ مراد، چک نمبر ۲۱۳ ۔ ۹ ۔ آر، چک نمبر ۲۱۴ ۔ ۹ ۔ آر، چک نمبر ۲۲۳ ۔ ۹ ۔ آر، چک نمبر ۳۲۷ ۔ ۸ ۔ آر فورٹ عباس، چک نمبر ۴۲۶ ۔ ۲ ۔ آر

ضلع رحیم یار خان:۔ رحیم یار خاں شہر، بستی کندھارا سنگھ، چک نمبر ۴۵ ر م چک نمبر ۶۵ م چک نمبر ۱۲۲-۱۲۳ م۔ ہ۔ منڈی صادق آباد

ضلع مظفر گڑھ:۔ چک نمبر ۵۱۸ ٹی۔ ڈی۔ اے، چک نمبر ۱۵۱ ر ایم۔ ایل۔

ضلع لیہ:۔ چک نمبر ۱۷۱ ٹی۔ ڈی۔ اے، چک نمبر ۲۲۶ ٹی۔ ڈی۔ اے، چک نمبر ۲۷۹ ٹی۔ ڈی۔ اے، چک نمبر ۴۲۷ ٹی۔ ڈی۔ اے۔ چوبارہ

ضلع ڈیرہ غازی خان:۔ بشیر آباد، کوٹ قیصرانی۔

ضلع راجن پور:۔ اللہ آباد۔ داجل۔ عمر کوٹ۔

ضلع شیخوپورہ:۔ بیداد پور، بھوئیوالی، چوہڑ کانہ منڈی، چوڑا سگھر، چک نمبر ۴ بھگوان پورہ، چک نمبر ۴ ر ب سوہاوالہ، چک ۵ رتی، چک نمبر ۶۲ ر ۱ خورد، چک نمبر ۴۵ مرڑھ، چک نمبر ۱۱۸ ر چھور، چک نمبر ۲۹۲ رام پور، ڈیرہ داد پوترے، سیدوالہ، سانگلہ ہل سچا سودا، شیروکے، کوٹ عبدالمالک، شوکت آباد فتح کلاس، میانہ ٹھٹھہ، کوٹلی چھور ۱۱۷، کیلے، کالی بیر، گھڑیال کلاں، مڑھ بلوچاں، دار برٹن، برج اٹاری، شرقپور شریف۔

ضلع راولپنڈی:۔ واہ سیمنٹ فیکٹری۔

ضلع جہلم:۔ بھون، بوجھال کلاں، پاکستان چپ بورڈ فیکٹری۔ چک حمال، چکوال۔

ضلع اٹک:۔ اٹک شہر، پچنند، کوٹ فتح خاں، پنڈی گھیب۔

صوبہ سرحد:۔ بازید خیل۔

آزاد کشمیر:۔ میرا بھڑکا، نیو میرپور۔

کراچی و صوبہ سندھ:۔ ٹنڈو غلام علی، ۸۴ چک کھوسکی، بھریا روڈ دوڑ، دریا خاں مری، قاضی احمد، کنڈیارو۔ گوٹھ شیر محمد، گوٹھ مولوی عبدالسلام عمر، بھیرو جیجی، شریف آباد، صادق پور، گوٹھ سدھواں، نوکوٹ، نفیس نگر، عمر کوٹ، گوٹھ فتح دین، گوٹھ چوہدری سلطان علی سکھر شہر، پنو عاقل، روہڑی سیمنٹ ورکس، شکارپور، جیکب آباد، گوٹھ عطا محمد۔

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آم کے باغ کی حفاظت کے لیے چند اصولی امور

آم کے باغ کی اہمیت اور نفع رسانی کے پیشِ نظر اس کی پیداواری صلاحیت کو بہتر کرنے کے لیے چند اصولی امور درج ذیل ہیں۔ امید ہے کہ مالکان باغات آم مناسب توجہ فرما کر مستفید ہوں گے۔

ا۔ کھاد آم کے درختوں یا پودوں کو کھاد بڑی ضروری ہے تا انکی بڑھوتری اور پھل کی نشوونما مناسب ہو سکے۔ کھاد دینے کے دو موسم ہیں۔ لہٰذا پورے تعہد کے ساتھ ایک دفعہ گلی سڑی گوبر کی کھاد ماہ دسمبر میں بحساب ۶۰ سے ۸۰ کلوگرام فی درخت دیں۔ کھاد کو تنے سے ۲ سے ۳ فٹ دور اس کے پھیلاؤ تک بکھیر کر اچھی طرح گوڈی کر کے ملا دیں۔ اس کے علاوہ ۶ کلوگرام امونیم سلفیٹ، ۵ کلوگرام سنگل سپر فاسفیٹ اور ایک کلوگرام پوٹاشیم سلفیٹ دے دیں۔ امونیم سلفیٹ کی نصف مقدار پھول آنے سے پندرہ دن پہلے دیں۔ دوسری دفعہ گوبر کی کھاد بحساب ۶۰ سے ۸۰ کلوگرام پھل توڑنے کے بعد ماہ جولائی اگست میں درج بالا طریق پر دیں۔

ب: جڑی بوٹیاں باغ میں جڑی بوٹیاں اور گھاس وغیرہ نہیں ہونی چاہیئے۔ باقاعدہ ہل چلا کر یا گوڈی کر کے ان کو تلف کیا جائے۔ عموماً دیکھا گیا ہے کہ کھال اور دوٹوں پر گھاس وغیرہ کو تلف نہیں کیا جاتا۔ جس کی وجہ سے مختلف قسم کے مضر رساں کیڑے ان کو بطور پناہ گاہ استعمال کرتے ہیں۔ اور بعد میں باغ کے نقصان کا موجب بنتے ہیں لہٰذا اس کی تلفی کا خاص خیال رکھا جائے۔

ج: زہر پاشی نقصان دہ کیڑوں اور بیماریوں کے کنٹرول کے لیے درج ذیل پروگرام پر عمل کریں۔ پہلی دفعہ دوائی میٹاسسٹاکس (METASYSTOX) بشرح ۸ سے ۱۲ اونس ایکصد گیلن میں ملا کر ماہ جنوری میں سپرے کریں دوسری دفعہ دوائی ڈائی تھین ایم ۴۵ (DITHANE M45) بحساب دو پونڈ ایکصد گیلن پانی میں ملا کر ماہ مئی میں سپرے کیا جائے۔ تیسری دفعہ دوائی فالیڈال (FOLIDOL) بحساب ۱۲ سے ۱۴ اونس ایکصد گیلن پانی میں ملا کر ماہ ستمبر میں سپرے کیا جائے۔

اگر کوئی دوائی نہ ملے تو مقامی عملہ محکمہ زراعت کے مشورہ سے متبادل دوائی استعمال کی جائے۔ آجکل دوائیوں کی قیمت بڑی زیادہ ہے۔ لہٰذا دوائی بڑی احتیاط سے استعمال کریں۔

د: شاخ تراشی مناسب اور بہتر پھل حاصل کرنے کے لیے پودوں اور درختوں کی باقاعدہ شاخ تراشی نہایت ضروری ہے۔ خشک اور بیمار شاخوں کو کاٹ کر جلا دینا چاہیئے اس کے لیے موزوں وقت ماہ نومبر دسمبر ہے۔

امید ہے کہ احباب توجہ فرما کر مستفید ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کی مساعی حسنہ کو بابرکات بنائے۔ آمین۔ مزید معلومات کے لیے نظارت زراعت سے رابطہ قائم فرمائیں۔

(مرسلہ نظارت زراعت)

اہم خبروں کا خلاصہ

: ۲۹ - اکتوبر ۱۹۸۴ :

- صوبہ سرحد کی صوبائی کونسل کا اجلاس آج پشاور میں شروع ہوگیا۔ صوبہ کے گورنر لیفٹیننٹ جنرل فضل حق نے اجلاس کا افتتاح کرتے ہوئے بتایا کہ اس صوبے میں تیز رفتار ترقی کی وجہ یہ ہے کہ بلدیات نے اس ضمن میں بھرپور تعاون کیا ہے۔ اور وفاقی اور صوبائی کونسلروں نے مفید مشورے دیئے۔

صوبائی کونسل کے اجلاس میں بتایا گیا کہ صوبہ سرحد میں آئندہ پانچ سال میں تعلیم کی ترقی پر ۱۶۹۰ ملین روپے خرچ کئے جائیں گے۔ یہ رقم پچھلے منصوبے کی نسبت ۳۲۶۴ فیصد زیادہ ہے۔ اس میں سے ۴۸ فیصد رقم پرائمری تعلیم پر خرچ ہوگی۔ یہ رقم بلدیاتی اداروں کے ذریعہ خرچ کی جائے گی۔

- نوبل انعام یافتہ ڈاکٹر والسن نے آج منصوبہ بندی کمیشن کے چیئرمین ڈاکٹر محبوب الحق سے ملاقات کی۔ ڈاکٹر والسن نے ان کے علاوہ وزیر امور سائنس ڈاکٹر ایم اے قاضی سے بھی ملاقات کی۔
- آزاد کشمیر میں پہاڑی علاقوں کی ترقی کے لئے نئے منصوبے شروع کئے جا رہے ہیں ان منصوبوں پر جو عالمی بنک کی مدد سے روبہ عمل لائے جائیں گے ۳۵۸۶۶ ملین روپے خرچ ہوں گے۔ سرکاری ذرائع نے ریڈیو مظفر آباد کو آج بتایا کہ یہ منصوبے ۵ سال کے اندر مکمل ہو جائیں گے۔ ان کے تحت پھلدار درخت لگائے جائیں گے اور پہاڑی علاقوں میں سڑکیں تعمیر کی جائیں گی۔
- لبنان میں دروز عیسائی ملیشیا نے توپ خانے کے ذریعہ زبردست گولہ باری کی ہے ادھر لبنانی وزیراعظم رشید کرامے نے فوج کو حکم دیا ہے کہ وہ بیروت کی ایک بڑی بندرگاہ پر قبضہ حاصل کرنا شروع کر دے اس بندرگاہ پر عیسائی ملیشیا کا قبضہ ہے۔
- ترکی کے وزیر خارجہ اور چینی وزیراعظم نے آج باہمی ملاقات میں ایران عراق جنگ پر تبادلہ خیال کیا۔
- فیصل آباد میں بھارت اور پاکستان کے درمیان دوسرے ٹسٹ میچ کے پانچویں اور آخری روز پاکستانی ٹیم نے اپنی پہلی اننگز میں بھارت کی پہلی اننگز کے سکور ۵۰۰ آل آؤٹ کے جواب میں کھانے کے وقت تک ۵۲۴ رنز بنائے تھے اور اس کے چار کھلاڑی آؤٹ ہوئے تھے۔

درخواست دعا

خاکسار کی والدہ محترمہ کافی عرصہ سے جوڑوں کے درد میں مبتلا ہیں۔ ان کی صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ نیز میرے چھوٹے بھائی محمد عثمان مبارک سٹوڈنٹ فورتھ ایئر نشتر میڈیکل کالج ملتان کا امتحان ہو رہا ہے۔ اس کی کامیابی کے لئے بھی درخواست دعا ہے۔

(محمد عمر خان رند بلوچ - ڈی جی خان)

قربِ الٰہی کی ایک علامت باہمی صلح صفائی ہے

سیدنا حضرت المصلح الموعود فرماتے ہیں کہ

"چوتھی علامت یہ ہے کہ خدا کا ہو کر اس کے بندوں سے نیک سلوک کرے اور آپس میں صلح اور صفائی پیدا ہو۔ یہ علامت بھی مشرک میں پیدا نہیں ہو سکتی کیونکہ توحید ہی دنیا میں امن پیدا کر سکتی ہے۔ مختلف خداؤں کی موجودگی میں تو تفرقہ اور فساد ہی پیدا ہو سکتا ہے۔ قومی دیوتاؤں کی وجہ سے اقوام میں جنگیں ہوتی ہیں۔ ہندو مسیح کو نہیں مان سکتا۔ مسیحی گائے کی پوجا نہیں کر سکتا۔ مگر یہ سب خدا کی پوجا کر سکتے ہیں اور دنیا کا امن اس ذریعہ سے محفوظ ہو سکتا ہے۔"

(تفسیر کبیر جلد چہارم صفحہ ۳۴۱)

- بدظنی کے موجبات -

حضرت المصلح الموعود فرماتے ہیں کہ

"اس سے یہ مطلب نہیں کہ کوئی نیا علم نہ سیکھو اور نئی نئی تحقیقاتیں نہ کرو بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ بدظنی نہ کرو اور بغیر تحقیق کے دوسروں پر الزام نہ لگاؤ۔ چنانچہ اس کے آگے وہ اسباب جن سے بدظنی پیدا ہوتی ہے بیان کئے ہیں یعنی کان۔ آنکھ اور دل بعض دفعہ انسان دوسرے کے متعلق بات سنکر اس بات کو پلّے باندھ لیتا ہے اور بغیر تحقیق دشمنی شروع کر دیتا ہے۔ بعض دفعہ ایک واقعہ دیکھتا ہے اور اس سے غلط نتیجہ نکال لیتا ہے اور یہ تحقیق نہیں کرتا کہ ممکن ہے کہ اس فعل کی کوئی جائز وجہ ہو جسے دیکھ کر اس نے برا سمجھ لیا۔ اور بعض آپ ہی آپ اپنے دل میں ایک بات پیدا کر لیتے ہیں۔ ان سب باتوں سے روکا اور فرمایا کہ ظنی باتوں کے پیچھے نہیں پڑنا چاہیئے۔

بدظنی کے موجبات میں کان سب سے بڑا موجب ہے۔ زیادہ تر لوگوں سے باتیں سنکر بدظنی کرتے ہیں۔ اس لئے اس کا ذکر پہلے کیا۔ اسکے بعد دوسرا بڑا ذریعہ آنکھ ہے دوسرے نمبر پر بیان کیا۔ اس کے بعد انتہا کی بدظنی کرنے والا شخص وہ ہوتا ہے کہ نہ شکایت سنتا ہے نہ کوئی مشتبہ بات دیکھتا ہے بلکہ آپ ہی آپ دل میں ایک وجہ بنا کر دوسروں کے پیچھے پڑ جاتا ہے اس کو سب سے آخر میں رکھا کہ یہ موجب کم ہے۔ کیونکہ خطرناک مریض عام مریضوں سے ہمیشہ کم ہوتے ہیں۔"

(تفسیر کبیر جلد چہارم صفحہ ۳۴۴)

(نظارت اصلاح و ارشاد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"الفضل" کے بارہ میں خلفائے احمدیت کے ارشادات

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نور اللہ مرقدہ نے ایک موقع پر فرمایا:۔

"آج لوگوں کے نزدیک الفضل کوئی قیمتی چیز نہیں مگر وہ دن آرہے ہیں اور وہ زمانہ آنے والا ہے جب الفضل کی ایک جلد کی قیمت کئی ہزار روپیہ ہوگی۔ لیکن کوتاہ بین نگاہوں سے یہ بات ابھی پوشیدہ ہے۔"

(الفضل ۲۸ مارچ ۱۹۴۶ء)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے ۲۷ جنوری ۱۹۶۷ء کو جلسہ سالانہ کے مبارک موقع پر احباب جماعت کو الفضل خریدنے اور اس کی اشاعت کو وسیع کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا:۔

"سب سے زیادہ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہر گھر میں الفضل پہنچے اور الفضل سے ہر گھر فائدہ اٹھا رہا ہو۔"

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

"الفضل بہت کم چھپ رہا ہے۔ الفضل کو اپنی اشاعت بڑھانے کی طرف توجہ کرنی چاہیئے یہ اخبار ساری دنیا میں جانا چاہیئے ..... یہ اس نوعیت کا اخبار ہے کہ مہینے کے بعد بھی نظر کے سامنے آئے تو اچھا لگتا ہے ....." (خطاب جلسہ سالانہ ۲۷ دسمبر ۱۹۸۲ء)

ان ارشادات کے نتیجہ میں ہر احمدی پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ الفضل کی توسیع اشاعت کے لئے بھرپور سعی کرے تاکہ ہم الفضل کی اشاعت کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ ٹارگٹ تک پہنچا سکیں۔

(آغا سیف اللہ۔ منیجر الفضل۔ ربوہ)

ضروری اعلان

موصیان / موصیات فوری توجہ فرمائیں

بعض وجوہ کی بناء پر اس دفعہ موصیان / موصیات کو فارم ہائے آمد نہیں بھجوائے جا سکے۔ اس لئے گزارش ہے کہ تمام موصیان / موصیات اپنی سالانہ آمد برائے سال ۸۴-۸۳ء (جولائی ۸۳ء تا جون ۸۴ء) نیز اپنی موجودہ جائداد سے کوئی کمی وبیشی ہوئی ہو) سادہ کاغذ پر سیکرٹری صاحب مال مقامی کی تصدیق کے بعد بھجوا دیں تاکہ سالانہ حسابات بھجوائے جا سکیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

خط وکتابت کرتے وقت پرچہ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

بعض بڑی بڑی جماعتوں کا تقابل بسلسلہ وصولی چندہ تحریک جدید

نمبر شمار	نام جماعت	سال ۱۷-۳۸-۴۸ء	سال ۱۸-۳۹-۴۹ء	اضافہ فیصد بمقابلہ سال گزشتہ
۱	ربوہ	۲,۰۹,۹۷۷	۳,۷۹,۴۴۲	۸۰½ فیصد
۲	سیالکوٹ	۳۳,۶۱۱	۵۲,۰۰۴	۵۴½ "
۳	فیصل آباد	۵۸,۶۶۶	۱,۳۲,۴۶۵	۱۲۵.۷ "
۴	لاہور	۲,۶۴,۷۰۲	۳,۸۱,۴۸۷	۴۴ "
۵	راولپنڈی	۸۸,۶۴۸	۱,۲۸,۴۶۹	۴۵ "
۶	پشاور	۲۶,۰۰۶	۳۳,۸۰۹	۳۰ "
۷	کوئٹہ	۷۰,۸۱۷	۹۰,۴۲۸	۲۷½ "
۸	حیدر آباد	۴۶,۵۷۶	۵۶,۷۲۹	۲۲ "
۹	کراچی	۳,۰۲,۰۰۰	۳,۴۹,۰۳۱	۱۵½ "

نوٹ: مذکورہ بالا اعداد و شمار سے ظاہر ہے کہ تحریک جدید کے ۴۹ ویں سال کا اعلان فرماتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح نے تحریک جدید کی مالی قربانیوں کو فروغ دینے کے لئے جو ہدایات صادر فرمائیں ان پر عمل کرتے ہوئے جماعتوں نے نمایاں ترقی کی ہے۔ سب کے لئے خصوصی دعا کی مودبانہ درخواست ہے۔ (وکیل المال اول تحریک جدید)

تحریک جدید کے دفتر دوم کے مجاہدین کو

محبوب امام کی نصیحت

"اس دفتر کو بھی میں یہی نصیحت کرتا ہوں کہ جو دوست فوت ہو چکے ہیں دفتر دوم کی آئندہ نسلیں ان کے نام کو زندہ رکھنے کی خاطر یہ عہد کریں کہ کوئی فوت شدہ اس لسٹ سے غائب نہ ہونے دیا جائے گا اور ان کی قربانیاں جاری رہیں گی تاکہ ہمیشہ ہمیش کے لئے اللہ کے نزدیک وہ فعال شکل میں زندہ نظر آئیں۔"

(وکیل المال اول)

شکریہ احباب

۱۰ اکتوبر ۱۹۸۴ء کو خدا تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے خاکسار کو بیٹا عطا کیا ہے۔ بچے کی پیدائش کے بعد اس کی تشویشناک علالت پر بزرگان سلسلہ و دیگر احباب جماعت نے جس محبت اور شفقت سے بچے کی صحت یابی کے لیے دعائیں کیں ہیں ان سب کا تہ دل سے شکر گزار ہوں۔ میں فرداً فرداً خطوط لکھ کر ان سب احباب کا شکریہ ادا کر رہا ہوں تاہم "الفضل" کے ذریعہ بھی میں تمام احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور درخواست کرتا ہوں کہ بچے کی درازی عمر اور خادم سلسلہ ہونے کیلئے دعائیں کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔

(محمد احمد قریشی۔ جھنگ)

خوبصورت اور دیدہ زیب ڈیزائنوں میں
مشینی سویٹر بنوانے کیلئے
داؤد جنرل سٹور
گلی الکیمسٹس گول بازار ربوہ

حضرت حکیم نظام جان کے فرزند اور جانشین
حکیم انوار احمد جان
۵-۶-۷- نومبر
دواخانہ حکیم نظام جان چوک اقصیٰ ربوہ
میں مطب فرمائیں گے:
منیجر دواخانہ حکیم نظام جان۔ کالج روڈ
چوک اقصیٰ ربوہ: فون: 558

حیوانات کی ادویات
حیوانات
اکسیر سرکن (خونی پیشاب) اکسیر اپھارہ، اکسیر بندش، اکسیر کنار، اکسیر منہ کھر، اکسیر گل گھوٹو، اکسیر واہ، اکسیر ٹک، اکسیر دودھ، اکسیر سوزش پستان، اکسیر گلٹی پستان، 21 کیپسول 21 روپے اور تریاق زیر باد وغیرہ جملہ ادویات حیوانات بحساب -/3 فی پیکٹ بازار سے دستیاب ہیں تفصیلات کے لیے کیور ویٹ ویٹرنری گائیڈ 2 روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب کیور ویٹ میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ
پاکستان۔ لاہور۔ کراچی۔ ہیڈ آفس گول بازار ربوہ
فون 6-06/6-07